45793-رمضان میں لڑکی سے مذاق کیا اور بطور تادیب روزہ توڑ دیا

سوال

میں یورپ میں تقریبا سولہ برس رہائش پذیر رہا اور یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی جبکہ میری عمر بائیس برس تھی، ایک بار رمضان المبارک میں اچانک میری ہوسٹل کی راہداری میں لڑکی سے ملاقات ہوئی جہاں لڑکے اور لڑکیا اکٹھی رہتے ہیں، اور میں روزے سے تھا، لیکن شیطان نے مجھے ورغلایا اور میں نے اس لڑکی سے مذاق اور خوشطبعی اور بوسہ وغیرہ لینا شروع کر دیا لیکن پھر اس سے رک گیا اور اپنے کیے پر نادم ہو کر اپنے کمرہ میں چلا گیا اور اپنے آپ سے کہنے لگا :

میں مسلمان ہو کر اور پھر رمضان میں ایسا کام کرتا پھرتا ہوں ، مجھے کوئی حق نہیں کہ ان مخلص قسم کے داعی حضرات سے تعلق رکھوں جن کے ساتھ میری روزانہ ملاقات ہوتی ہے ، مجھے اس خیر کا کوئی حق حاصل نہیں اور میں نے اس فعل کی بنا پر روزہ توڑ لیا، ہو سکتا ہے مذی کی بنا پر میں نے غسل بھی کرنا تھا، اور پھر میں اپنے آپ سے انتقام لیتے ہوئے اس دن کا روزہ توڑ دیا اور پانی پی لیا۔۔۔ اللہ تعالی آپ کو برکت سے نوازے مجھے بتائیں کہ مجھ پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

آپ کے ساتھ جو
کچھ پیش آیا وہ کفریہ ملک میں رہائش اختیار کرنے اور لڑکے اور لڑکیوں کی مختلط
تعلیم کا نتیجہ ہے ، اسی لیے علماء کرام نے اس سے بہت زیادہ اجتناب کرنے کا کہا ہے ،
ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اس سے بھی بڑھے کام میں پڑنے سے آپ کو محفوظ
رکھا۔

آپ نے اس دن کا روزہ توڑ کر بہت بڑی
غلطی کی، آپ کو چاہیے تھا کہ اس لڑکی کے ساتھ جو کچھ کیا اللہ تعالی کے حضور اس سے
توبہ کرتے اور اپنا روزہ جاری رکھتے۔

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ خیر اور
نیکی سے روکنے کے لیے شیطان کا سب سے بڑا وسیلہ اور طریقہ یہ ہے کہ وہ آپ کو اچھے
اور صالح دوست واحباب سے روک دے ، یا پھر بھلائی اور نیکی کے کام نہ کرنے دے اور اس
کی دلیل یہ ہو کہ آپ اس کے اہل نہیں ہیں۔

اور اس نیکی اور بھلائی کے عمل اور
اچھے لوگوں سے دوری کا نتیجہ اس گناہ سے بھی زیادہ بڑا ہو گا جس کی بنا پر آپ اس سے
دور ہوئے ہیں، اس لیے عقلمند وہ ہے جو معصیت و گناہ سے رک جائے تا کہ وہ اسے دوسری

معصیت اور گناہ میں نہ دھکیل دے، بلکہ اسے جتنی بھی جلدی ہو سکے اس سے توبہ کرنی
چاہیے، اور اسے زیادہ سے زیادہ خیر و بھلائی کے کام کرنے چاہییے، کیونکہ اللہ سبحانہ
وتعالی کا فرمان ہے :

.{یقینا نیکیاں اور اچھے کام برائیوں
اور معصیت کو ختم کر ڈالتی ہیں}..

اور مذی نکلنے کے بارہ میں عرض یہ ہے
کہ علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق مذی خارج ہونے سے روزہ باطل نہیں ہوتا، امام
ابو حنیفہ، امام شافعی رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے، اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ
اللہ تعالی نے بھی اسے اختیار کیا ہے.

دیکھیں : المغنی (20/3)
الاختیارات الفقھیۃ (97).

مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر (
38074) اور (
49752) کا جواب ضرور دیکھیں.

حالانکہ آپ کو مذی نکلنے کا یقین بھی
نہیں تھا.

اور پھر مذی میں غسل لازم نہیں ہوتا،
بلکہ وہ نجس ہے جس سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے، صرف آپ کے لیے اتنا کافی تھا کہ آپ اس جگہ
کو دھو ڈالتے، اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (
34172) کے جواب کا مطالعہ کریں.

آپ پر اس دن کے روزے کی قضاء میں روزہ
رکھنا واجب ہے، اور اس کے ساتھ توبہ بھی کریں، اور مغلظ کفارہ لازم نہیں آتا، کیونکہ
راجح قول کے مطابق یہ وطئ اور جماع کے ساتھ مختص ہے، جیسا کہ امام شافعی اور احمد
رحمہم اللہ کا مسلک یہی ہے.

لیکن اگر آپ نے اس دن کی قضاء میں
تاخیر کر دی اور دوسرا رمضان آ گیا تو تاخیر کی بنا پر آپ پر قضاء کے ساتھ کفارہ بھی

ہو گا، جو کہ ایک مسکین کو نصف صاع تقریبا ڈیڑھ کلو غلہ دینا ہے، اس کی مزید تفصیل
دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (38867) کے
جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم.